دل کی بات:

کراچی میں موت کا خونیں کھیل

کراچی اور امن دیوانے کا خواب ہو کر رہ گیا ہے۔ پاکستان کے پہلے جمہوری آمر ذوالفقار علی بھٹو کے عہد خراب میں لسانی فسادات سے اس خونیں کھیل کا آغاز ہوا اور اب آمر بھٹو کی بیٹی بے نظیر زرداری کی راج دھانی میں موت کا یہ خونیں کھیل اپنے منطقی نتیجہ پر پہنچ رہا ہے۔ درمیانی عرصہ میں مختلف حکومتوں نے قیامِ امن کے لئے اپنے اپنے انداز میں کوششیں کیں مگر بیل منڈھے نہ چڑھی جو تیر کمان سے نکل چکا تھا اس کا واپس آنا بظاہر ممکن نہیں تھا۔

حال ہی میں فسادات نے جو رخ اختیار کیا ہے وہ انتہائی سنگین اور ملکی وحدت کے لئے ایک بہت بڑے خطرے کی گھنٹی ہے۔ کراچی جو اپنی آبادی، رقبہ، وسائل اور کاروباری حیثیت کے لحاظ سے پاکستان کا منفرد شہر ہے۔ ایسا شہر، جس میں پورا پاکستان سمویا ہوا تھا۔ جس کا دل سب کے لئے دھڑکتا اور اس میں سب کے لئے جگہ تھی مگر وائے حسرت! اب یہاں سندھی، مہاجر، پٹھان پنجابی، سب اپنی اپنی ملکیت کا دعوی کر رہے ہیں۔ پہلے سندھو دیش کا نعرہ لگا، جواب میں کراچی کو سندھ سے الگ کرنے کا مطالبہ آگیا۔ پھر مہاجر قومی موومنٹ بنی اور مہاجر صوبہ کی بات کی گئی۔ اس لسانی جنگ نے ایسا خوفناک رخ اختیار کیا کہ اس آگ کے شعلوں سے نہ صرف کراچی بلکہ پورا سندھ اور پورا پاکستان جل اٹھا۔ بے گناہ افراد بڑی اذیت دیکر قتل کئے گئے۔ جس کی مثال پاکستان میں پہلے کبھی نہ ملتی تھی۔ یقیناً یہ ایک بہت بڑی سازش تھی۔ جس کے پیچھے آنجہانی سرخ سامراج اور اس کے دانشور گماشتے پوری قوت کے ساتھ سرگرم تھے۔ سرخ سامراج کے زوال کے بعد اب یہ کام سفید سامراج اس کے بغل بتوروں نے سنبھال لیا ہے۔ اور حد یہ کہ شکست خوردہ سرخ دانشور بھی ان کی حمایت میں زبانیں چلانے اور قلمیں گھسانے لگے۔ اور حکمران بھی اسی راہ پر چل نکلے۔

ان دنوں صوبہ کراچی کے قیام کا مطالبہ اپنے عروج پر ہے۔ اور تمام علیحدگی پسند قوتیں پوری آب و تاب کے ساتھ اس کے لئے ہر ممکن طریقے سے سرگرم ہیں۔ اب تو انتظامیہ کے محافظ بھی محفوظ نہیں رہے۔ تھانوں اور موبائل ٹیموں پر حملے روز کا معمول ہوگئے ہیں۔

امریکہ اور اس کے اتحادی یورپئین ممالک کی حریص نگاہیں کراچی پر جمی ہوئی ہیں اور وہ علیحدگی پسندوں کی مکمل پشت پناہی کر رہے ہیں۔ واضح طور پر ان کا مقصد کراچی کو سندھ سے الگ کر کے اسے ہانگ کانگ میں تبدیل کرنا ہے تاکہ وہ اپنی آزادانہ آمدورفت کے ذریعے پاکستان کے نظریاتی تشخص کو مجروح کر سکیں اور اپنی کافرانہ تہذیب و ثقافت کو یہاں پروان چڑھا سکیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ پاکستان کو سیکولر سٹیٹ بنانے کا نقطہ آغاز ہے۔ اگر اس سازش کو ناکام نہ بنایا گیا اور اس سیلاب کے آگے بند نہ باندھا گیا تو پاکستان کا وجود خطرے میں پڑ جائے گا۔

کراچی کو صوبہ بنانا کوئی عیب نہیں مگر لسانی اور صوبائی تعصب کی بنیاد پر امریکی منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ہماری قومی، فکری اور اجتماعی موت ہے۔

حکمران ہوش کریں اور موت کے اس خونیں کھیل کو بند کرانے میں اپنا حکومتی اور قومی کردار ادا کریں۔